بقیہ مضمون

"مضمون اقسام ملازمت پر موافق ومخالف شہادت"

مخفی نہین ہے کیونکہ ان لوگون پر ان مفتریات کا عمدہ اثر (جسپر ہمنے خدا کا اور اپنے مفتریون کا شکریہ ادا کیا ہے) ظاہر ہوچکا ہے تاہم اون مسلمان اخوان کے افہام کی غرض سے جو ملا صاحب اور اون معاونون کو اہل علم ودیندار جانتے ہین دہناگر علیہ ان کے رسالہ کو پڑہکر اسکے مضامین خلاف واقع کو راست سمجہہ بیٹھے ہین

بقیہ حاشیہ (پرچہ اپریل صفحہ ۲۱)

اس کمنت کے باوجود اسقدر وسعت کے (جو یہان بیان ہوئی ہے) یہہ شرح وتفسیر (ہمارے علم مین) کہین نہین ہوئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو شریعت یعقوبی پر عمل وفیصلہ کا بادشاہ نے اختیار دیدیا تہا اور اُسوقت بادشاہ اسلام (دین یعقوبی) اختیار کرچکا تہا جس سے شریعت یعقوبی پر عمل کرنا داخل کمنت ہوسکے - یہ اختیار حضرت یوسف علیہ السلام کو حاصل ہوا تہا تو پیچہے کو ہوا تہا - جب بادشاہ اسلام مین داخل ہوا یا وہ نوت ہوگیا اور آئین مصری کا عمل موقوف ہوا اور حضرت یوسف ع کے حق مین "مکنا لیوسف فی الارض" کا مضمون پورا پورا صادق آیا جیسا کہ ذوالقرنین کے حق مین انا مکنا لہ فی الارض کا مضمون صادق آیا تہا -

اسیوقت انکو سلطنت مصری مین استقلال حاصل ہوا تہا جسکا شکریہ انہون نے "رب قد اٰتیتنی من الملک" بالفاظ منقولہ حاشیہ ادا کیا بہائی کو قید مین لینے کے وقت تو وہ مستقل بادشاہ نہوئے تہے صرف نائب السلطنت تہے جنکو اختیارات کا آئین سلطنت مین محدود ہونا ایک لازمی امر ہے اور نیابت کا عین مقتضا - اس امر پر یہ قول خداوندی کہ "یوسف علیہ السلام بادشاہ کی آئین کے روسے اپنے بہائی کو نہ لے سکتا تہا"

اور وہ ہمارے مضمون "اقسام ملازمت" کو نہین دیکھہ سکے۔ ان مفتریات کا کذب ہونا بہ تفصیل ثابت کرینگے جب ہم مقام بیان شہادت مخالفین پر پہنچینگے۔ بالفعل ہم بیان شہادت موافقین کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

٭ سرسید اسقدر کہنے سے ہم رک نہین سکتے کہ ان باتون مین سے جو ہمارے ذمہ لگائی گئی ہین ہمنے ایک بھی نہین کہی۔ نہ یہ کہا ہے کہ سود حلال ہے نہ یہ کہ جس نوکری مین احکام اسلام کا خلاف کیا جاوے وہ جائز ہے نہ یہ کہ نوع اول قسم سوم ملازمت جس مین احکام شریعت کا خلاف ہی کرنا پڑے مشتبہ ہے نہ یہ کہ مشتبہات سے (جنسے بچنے کا شریعت مین حکم ہے) فرشتون کے سوا کوئی مومن۔ ولی۔ متقی۔ نبی بچ نہین سکتا۔ نہ یہ کہ عالمون کی مجالس مین جو دن رات تعلیم دین مین مصروف ہین لوگ نہ جائین بلکہ پادریون۔ نیچریون کرانیون کے مدارس مین جائین نہ یہ کہ جن نوکریون مین احکام شریعت کا خلاف کرنا پڑتا ہے وہ ان حرفتون اور پیشون پر ترجیح رکھتی ہین جنکی شرع مین اجازت ہے اور وہ فعل انبیا سے ثابت ہین نہ یہ کہ تین سال گذر جانے کے بعد

صاف اور صریح دلیل ہے اسوقت وہ مستقل بادشاہ نہ ہوتے یا بادشاہ مصر اوسوقت اسلام مین داخل ہوکر اپنی جگہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ مصر مقرر کرکے خود معزول ہو بیٹھتا اور آئین مصری منسوخ وموقوف ہوکر شریعت یعقوبی پر سلطنت کا عملدرآمد ہوتا تو خداتعالے نہ آئین مصری کا نام لیتا نہ اس آئین کے روسے یوسف علیہ السلام کے بھائی کو لینے پر قادر نہونے کا ذکر فرماتا۔ یہہ بات اہل اعتراض کی پوری توجہ کے لائق ہے +

شہادت موافقین کا بیان

مضمون "اقسام ملازمت" مین جو کچھہ ہمنی کہا ہے اس مین کوئی ایک بات بھی ایسی نہین ہے

جس و ادکا حق باطل کرنا جایز ہے یہ سب ہمپر افترا ہین جسپر ہم درد دل سے کہتی ہین کہ جو ان باتون کا قایل ہے خداوند تعالی اسپر ہزار لعنت کرے ۔ اور جو کسی پر ناحق افترا باندھے اوسپر بحکم لعنت الله علی الکاذبین ہزار نہی تو پانچ ہی لعنت ہو ۔ ملا صاحب سچے ہین تو اسپر آمین کہین ۔ اور اگر کچھہ غیرت و حمیت رکھتے ہین تو ان باتون کو ہمارے کلام سے اور خاصکر ان فقرات (صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۶) سے جسکو وہ نقل کرتے ہین نکال دین اور معقول انعام پائین جسکی ذریعہ سے وہ ناجایز اموال مسلمین سے بچ جائین ۔

ہم قسم کے ساتھہ ان کو وعدہ دیتے ہین کہ اگر وہ ان باتون کو ہماری کلام سے صریح طور پر نکالدین تو ہم ایک ایک بات پر سو سو روپیہ انعام دین گے اور اگر وہ کوئی بات ہماری کلام کے مفہوم سے ثابت کر دین جسکو تین مصنف مسلم الطرفین جو علوم عقلیہ و نقلیہ مین دخل رکھتے ہون تسلیم کرلین تو ہم ہر ایک بات پر صرف انعام دینگے ملا صاحب اس امر پر مستعد ہون تو ہم منصفون کے نام لین جنسے وہ تین شخصون کو انتخاب کرلین اور روپیہ بھی جہان وہ چاہین بطور امانت رکھوالین ۔ یہہ نہو سکے تو خدای جبار ۔ قہار سے ڈرین اور ان مفتریات سے توبہ کا اشتہار دین اور یہ بھی وہ غور کرین کہ کس باپ کے بیٹے ہین ان کو ایسے مفتریات پر جرات و اصرار کب زیبا ہے ۔

جس سے ہمکو تفرد ہو اور علماے متاخرین یا متقدمین فقہا و اصولیین کو اوس سے اتفاق نہو۔ بعض باتون کی تائید مین جو ہمنے اقوال علمار کو پیش نہین کیا تو اسکا سبب یہہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ کے اکثر مضامین ادہر اڈیٹر (خاکسار) کی قلم سے نکلتے ہین اودہر کاپی کئے جاتے اور طبع مین آتے ہین۔ اس روا روی مین جو کچھہ بادی النظر سے نگاہ مین آتا ہے حوالہ قلم کیا جاتا ہے۔ اسقدر وقت میسر نہین آتا کہ جملہ شواہد و موافقات کا پورا تتبع کیا جائے اور اون کی تفصیل قلم مین آئے۔

علاوہ ہمکو اپنے خواص فرقہ پر جو علمار کہلاتے ہین یہہ بھی نیک گمان تہا کہ وہ ان مسایل اصول و فروع سے جو ہمارے رسالہ مین مندرج ہوتے ہین واقف ہونگے۔ ایسے محض ناآشنا و بیخبر نہونگے کہ ان مسایل سے انکار کرینگے یا ان کی تصدیق و تائید مین متردد و متوقف ہونگے۔

مضمون ملازمت کے شایع ہونے اور ان بڑہ مجتہدون کی اسپر نکتہ چینی کرنے پر ہمنے اپنے گروہ کے علمار سے اس مضمون کی نسبت استصواب و استفسار راے کیا تو بعض علمانے بڑے زور و شور کے ساتہہ اپنا توافق راے ظاہر فرمایا اور بعض نے مخالف یا موافق راے کے دینے سے توقف و سکوت اختیار کیا جس سے معلوم ہوا کہ ہمارے گروہ مین جو علمار کہلاتے ہین ان مین ایسے لوگ بھی موجود ہین جو صرف اردو و فارسی یا ٹوٹی پہوٹی عربی جانتے ہین قرآن و حدیث کا ترجمہ پڑہ کر مفتی یا واعظ بنے ہوئے ہین۔ علم سے وہ تعلق نہین رکہتے۔

ان حضرات کی افہام و اطلاع کے لئے ہم اپنے اقوال کے مؤیدات و شواہد اس مقام مین نقل کرتے ہین۔

واضح ہو کہ ہمارے مضمون "اقسام ملازمت" کے بعض مطالب کا ایک شاہد و مؤید علماے ہندی کا فتوی ہے۔ جسکو راقم شیخنا فی العلوم العقلیۃ مفتی صاحب مرحوم مغفور

محمد صدر الدین خان صدر الصدور ہین - اور ان کی مؤید و مصدق شیخنا و
شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی - و مفتی رحمت علی
صاحب و حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجد دی - و نواب قطب الدین خان
صاحب دہلوی - و مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری - و مولانا مملوک علی
صاحب و مولانا نوازش علی خان صاحب (رحمہم اللہ اجمعین) ہین - یہہ فتوی
غدر سے پیشتر دہلی مین شایع و مشتہر ہو چکا ہے - ہمکو ان دنون میان فقیر اللہ
صاحب تاجر کتب لاہور سے وصول ہوا ہے ان کو اپنے بہائی و شریک تجارت
احمد جامی مرحوم سے ملا تہا انکو دہلی سے دستیاب ہوا تہا اس فتوی کو ہم ذیل
مین درج کرتے ہین اسکی عربی عبارتون کا ترجمہ جو حاشیہ زیرین صفحہ مین ہے
ہم نے کیا ہے اور اس مین ان عبارتون کا پتہ اصل کتب سے (جو ہمکو مطبوع
میسر آمین) بقید نمبر جلد و نمبر صفحہ بتا دیا ہے تاکہ وہ لوگ جو اس فتوی یا اسکی
راقم و مصدقین پر اعتماد نہ رکہتے ہون - ان عبارات کو اصل کتب مین دیکہہ لین
اس ترجمہ مین جو بریکٹ (خطوط ہلالی) مین الفاظ ہین وہ بہی بطور تفسیر
ہماری طرف سے ہین ٭

سوال

کیا فرماتے ہین علماء شریعت اسباب مین کہ حکم کفر یا ظلم یا فسق قطعی کا باستدلال ان
آیات ثلثہ ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون الظالمون
الفاسقون کی اون لوگون پر کہ جنہون نے عہدہ منصفی کا جانب نصاریٰ سے

ترجمہ [1] جو لوگ خدا کے اوتارے حکم پر فیصلہ نہ کرین وہ کافر ہین - ظالم ہین -
فاسق ہین ٭

اختیار کیا ہے ہو سکتا ہے یا نہیں بینوا توجروا

جواب

آیات ثلثہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون الظالمون الفاسقون سے حکم کفر وظلم وفسق کا اہل اسلام پر کہ جنہوں نے عہدہ منصفی نصاریٰ قبول کیا ہے ہرگز نہیں ہو سکتا۔ توضیح اس کی یہہ ہے کہ نزول ان آیات کا یہود و نصاریٰ کے حق مین ہوا ہے۔ یہود اشراف قوم پر جو مرتکب زنا ہوتے تہے باوجود پائے جانے شرائط حد رجم کے حکم رجم کا جاری نہ کرتے تہے اور اوس حکم کو جو توریت مین مصرح ہے چہپاتے تھے اور ایسی طرح قصاص مین تغیر و تبدیل احکام الٰہی کرتے تہے۔ یعنی دو شخصون کو عوض خون ایک شخص کے قتل کرتے تہے۔ اور مرد کو عوض خون عورت کے قتل نہ کرتے تہے سو اون کے حق مین الکافرون الظالمون فرمایا اور نصاریٰ نے جب عدول کیا۔ احکام انجیل سے فرمایا اون کے حق الفاسقون الخارجون عن امر اللہ عز وجل چنانچہ دیکہنے سے ان سب آیات کے اول سے آخر تک یہ بات ظاہر و عیان ہے قال الاصم الاوّل والثانی فی الیہود

ترجمہ: اصم نے کہا ہے پہلا اور دوسرا حکم (کافر و ظالم ہونے کا) یہود پر لگایا گیا ہے۔ تیسرا (فسق) کا نصاریٰ پر۔ ایسا ہی تفسیر کبیر مین ہے۔
(بصفحہ ۶۰۷ جلد ۲)

والثالث فی النصاری کذا فی التفسیر الکبیر۔ وقال قتادۃ
والضحاک نزلت ھذہ الایات الثلثہ فی الیھود دون من
اسا من ھذہ الامۃ وعن البراء بن عازب رض فی قولہ ومن
لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون و الظالمون
والفاسقون کلہا فی الکافرین وفی لباب التاویل ومن
لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون یعنی ان
الیھود لما انکروا حکم اللہ تعالی المنصوص علیہ فی
التوریۃ وقالوا انہ غیر واجب علیھم فھم کافرون
علی الاطلاق بموسی والتوریۃ و محمد صلی اللہ علیہ و
الہ وسلم و القرآن واختلف العلماء فیمن نزلت ھذہ
الایات الثلثہ وھی قولہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک

ترجمہ قتادہ وضحاک (تابعیون) کا قول ہے۔ یہ تینون آیتین یہودیون کے حق
مین نازل ہوئی ہین نہ بحق اس امت کے گنہگارون کے۔ اور براء ابن عازب
سے ان آیات کی تفسیر مین مروی ہے کہ یہ سب کافرون کے حق مین ہین
دان اقوال کا اصل تفسیر کبیر مین پتہ نہین پایا مترجم نے ان اقوال کو بعینہا معالم
التنزیل مین صفحہ (۲۸۲) پایا
لباب التاویل مین ہے یہ آیات یہود کے حق مین ہین۔ اونھون نے خدا
کے حکم سے جو توریت مین بیان ہوا ہے انکار کیا اور یہہ کہا کہ اسکی تعمیل
ان پر واجب نہین ہے تو وہ کافر مطلق ہوئے حضرت موسی و توریت کے
بھی منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و قران کے بھی علماء کا اس بات مین
اختلاف ہے کہ ان آیات کے مورد نزول کون لوگ ہین۔ مفسرین کی ایک